حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کی امیر معاویہؓ کے حق میں بیعت

شیعہ کتاب اختیار معرفۃ الرجال (رجال الکشي) ج ۲ صفحہ ۱۰۴

ان کے لیے خطیب مقرر کیے گئے پھر کہا اے حسنؓ اٹھیے اور بیعت کیجیے وہ اٹھے اور بیعت کی پھر امام حسینؓ کو کہا آپ اٹھیے اور بیعت کیجیے تو انہوں نے بھی اٹھ کر بیعت کی پھر قیس کو فرمایا اٹھ کر بیعت کرو اس نے امام حسینؓ کی طرف نظر کی تاکہ مرضی معلوم کر سکے آپ نے فرمایا اے قیس امام حسنؓ میرے امام ہیں۔

مخلوق، قال: فأبوا عليه وقالوا له: أنت أنت هو، فقال لهم: لئن لم ترجعوا عما قلتم فيّ وتتوبوا إلى الله تعالى لأقتلنكم، قال: فأبوا أن يرجعوا ويتوبوا، فأمر أن تحفر لهم آبار، فحفرت، ثمّ خرق بعضها إلى بعض ثمّ فرّقهم فيها، ثمّ طمّ رؤوسها، ثمّ ألهب النار في بئر منها ليس فيها أحد، فدخل الدخان عليهم فماتوا.

٤٩

قيس بن سعد بن عبادة

[١٧٦] ١ ـ جبرئيل بن أحمد وأبو اسحاق[1] حمدويه وإبراهيم ابنا نصير، قالوا: حدّثنا محمّد بن عبدالحميد العطّار الكوفي، عن يونس بن يعقوب، عن الفضل[2] غلام محمّد ابن راشد، قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: إنّ معاوية كتب إلى الحسن بن عليّ عليه السلام أن أقدم أنت والحسين وأصحاب علي، فخرج معهم قيس بن سعد بن عبادة الأنصاري وقدموا الشام، فأذن لهم معاوية وأعدّ لهم الخطباء، فقال: يا حسن قم فبايع، فقام فبايع، ثمّ قال للحسين عليه السلام: قم فبايع، فقام فبايع، ثمّ قال: قم يا قيس فبايع، فالتفت إلى الحسين عليه السلام ينظر ما يأمره، فقال: يا قيس إنّه امامي، ـ يعني الحسن عليه السلام ـ

[١٧٧] ٢ ـ حدّثني جعفر بن معروف، قال: حدّثني محمّد بن الحسين بن أبي الخطاب، عن جعفر بن بشير، عن فريح، قال: سمعت أبا عبدالله عليه السلام يقول: دخل قيس بن سعد بن عبادة الأنصاري [illegible] على معاوية، فقال له معاوية: بايع، فنظر قيس إلى الحسن [illegible] فقال له معاوية: أما تنتهي

(١) الصواب: أبو الحسن وأبو اسحاق، لأنّ [illegible] هو أبو الحسن وأبو اسحاق كنية ابراهيم، كما صرّح بهما في الأرقام: ٩٢ و٣٦٨، وصرّح بالأول الشيخ في رجاله والكشّي في عدة من الروايات.

(٢) الفضل: إلخ له، عنونه الشيخ في أصحاب الصادق عليه السلام، وفيه أيضاً الفضل، وكلا التعبيرين مذكور في الروايات.

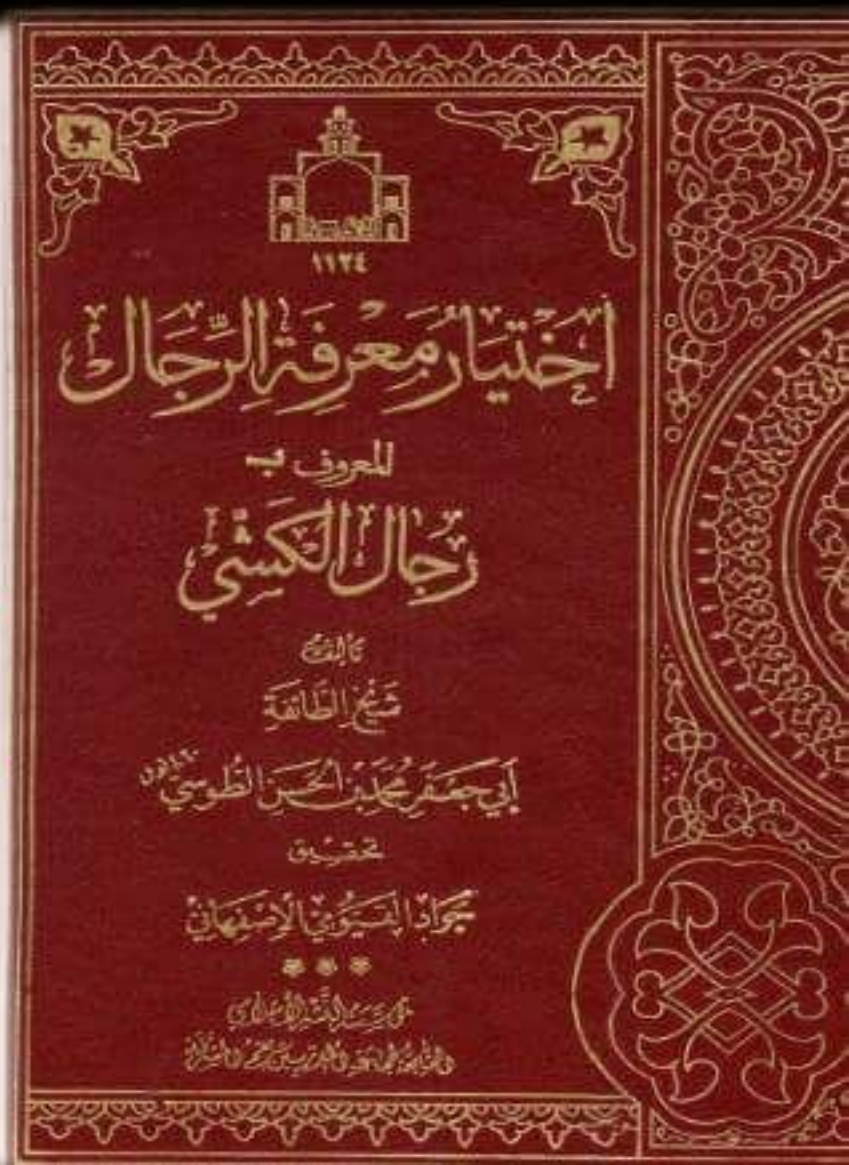

شہزاد

جب حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو شیعوں نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو لکھا کہ وہ معاویہ سے علیحدہ ہو جائیں اور اپنی بیعت ختم کردیں ۔۔۔!!!

کتاب الرافضۃ الارشاد للشیخ المفید الجزء الثانی الصفحۃ ۳۲

عنتاً مظلوماً، قد نُكِثَتْ بيعتُه، واستُحِلَّتْ حرمتُه، ولم يُوفَ له بعهدٍ، ولا رُعِيَتْ[1] فيه ذِمَّةُ عقدٍ، شهيداً على ما مضى عليه أبوه وأخوه عليهما أفضل الصلاة والرحمة والتسليم.

فصل

فمن مختصر الأخبار التي جاءت بسبب دعوته عليه السلامُ وما أخذه على النّاس في الجهادِ من بيعته، وذكرِ جملةٍ من أمره وخروجه ومقتله.

ما رواه الكَلبيُّ والمدائنيُّ وغيرُهما من أصحاب السِّيرة قالوا: لمّا ماتَ الحسنُ بنُ عليّ عليهما السّلامُ تحرّكتِ الشّيعةُ بالعراق وكتبوا إلى الحسين عليه السّلامُ في خلعِ معاوية والبيعةِ له، فامتنعَ عليهم وذكرَ أنّ بينه وبينَ معاويةَ عهداً وعقداً لا يجوزُ له نقضُه حتّى تمضيَ المُدّةُ، فإن ماتَ معاويةُ نظرَ في ذلك.

ما رواه الكَلبيُّ والمدائنيُّ وغيرُهما من أصحاب السِّيرة قالوا: لمّا ماتَ الحسنُ بنُ عليّ عليهما السّلامُ تحرّكتِ الشّيعةُ بالعراق وكتبوا إلى الحسين عليه السّلامُ في خلعِ معاوية والبيعةِ له، فامتنعَ عليهم وذكرَ أنّ بينه وبينَ معاويةَ عهداً وعقداً لا يجوزُ له نقضُه حتّى تمضيَ المُدّةُ، فإن ماتَ معاويةُ نظرَ في ذلك.

(١) في هامش «ش» و «م»: روعيت.
(٢) في هامش «ش» و «م»: في النصف.

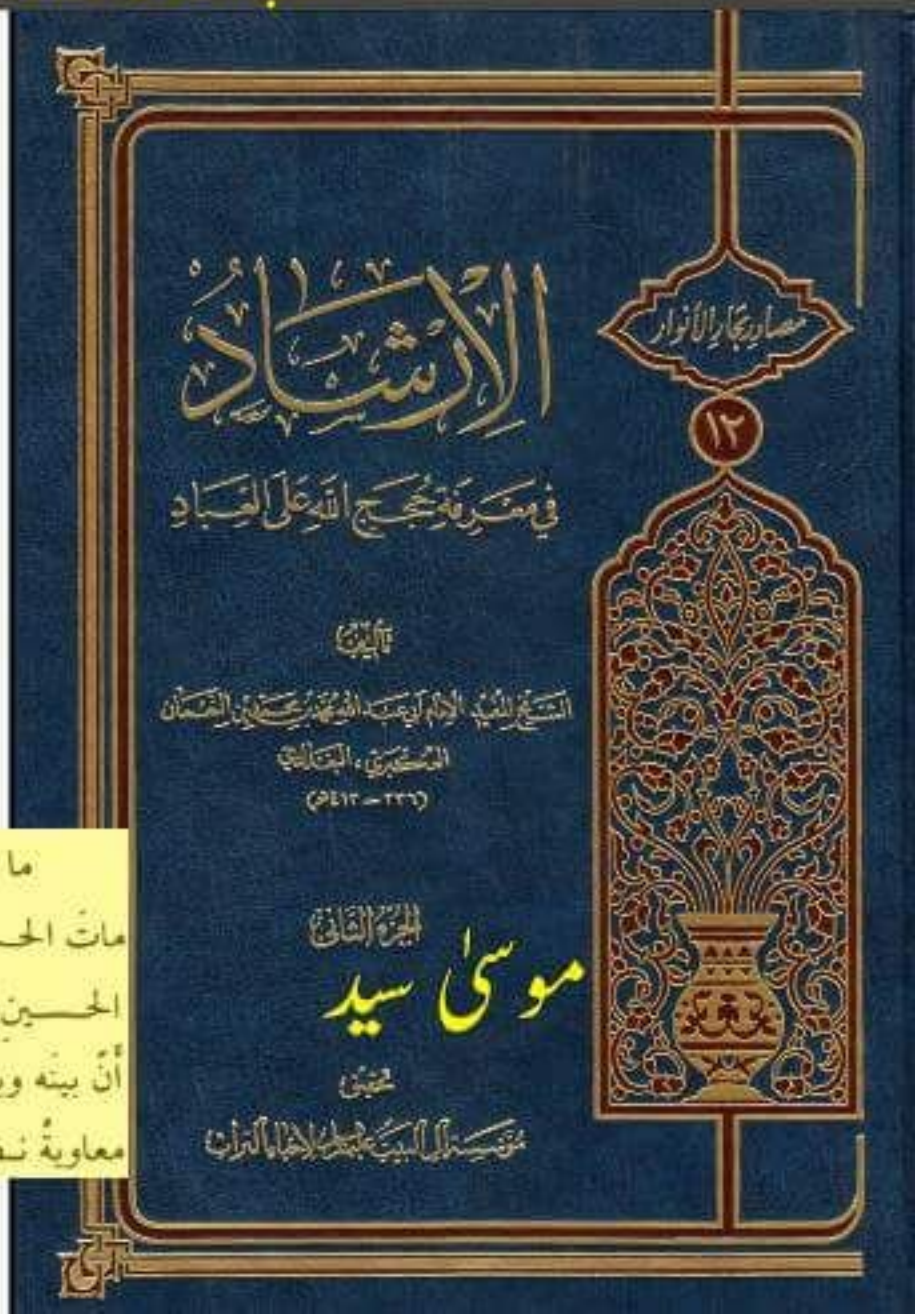

سیدنا معاویہ کی بیعت سیدنا حسن اور حسین دونوں نے کی تھی

ائمہ معصومین تو سیدنا معاویہ کو امام مان لیں اور شیعہ گالیاں دے؟

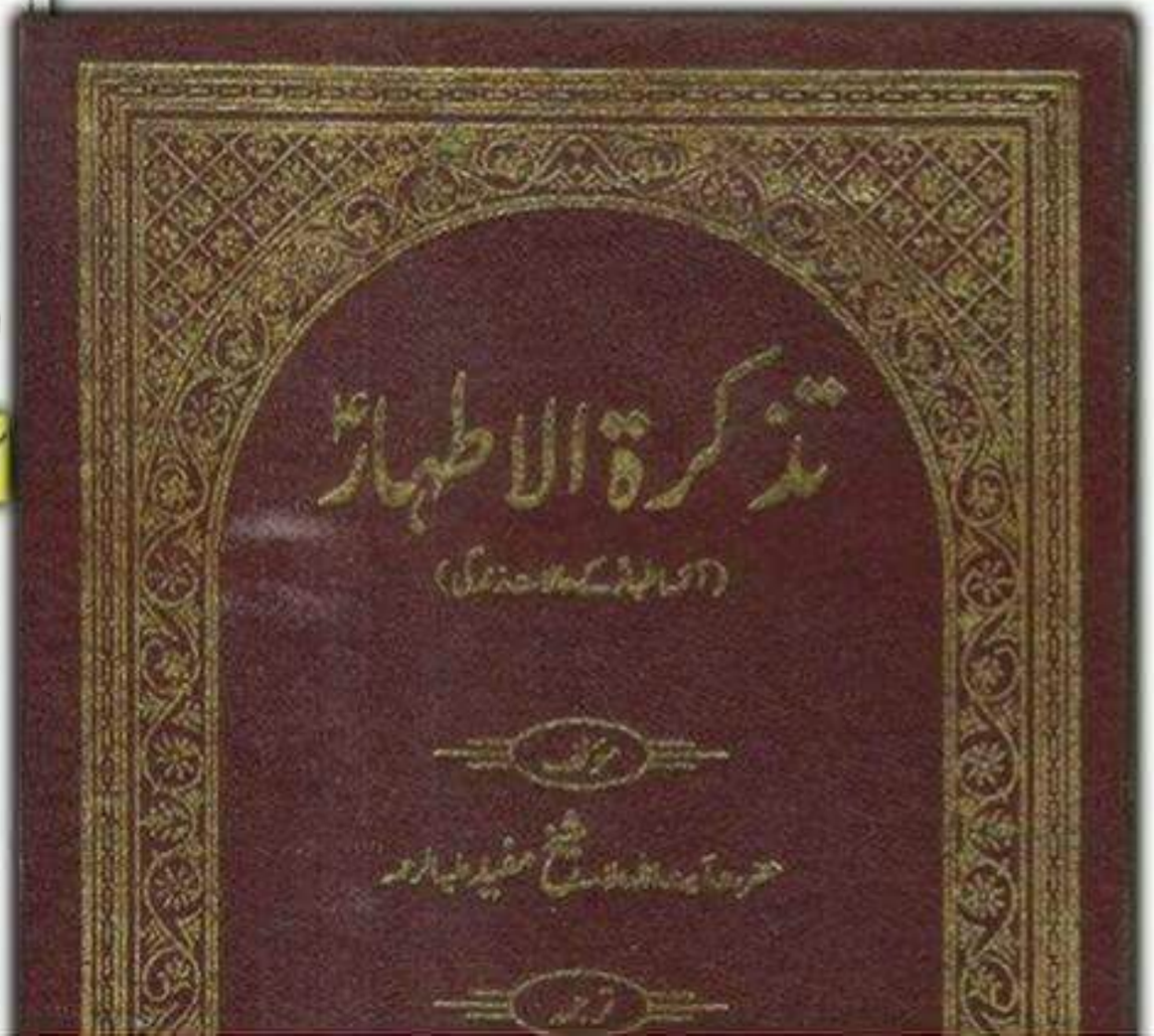

بیعتِ یزید سے انکار

اور مدینہ منورہ سے خروج

حضرت امام حسین علیہ السلام کا لوگوں کو اپنی طرف پکارنا جہاد کرنے کے لیے ان سے بیعت لینا آپ کا خروج فرمانا اور شہادت اس سلسلہ میں کچھ وہ مختصر حالات ہیں جنہیں کلبی، مدائنی اور دوسرے مورخین نے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں۔

جب امام حسن علیہ السلام فوت ہو گئے تو عراق کے شیعہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو اپنی معاویہ کی بیعت توڑ دینے اور آپ کی بیعت کرنے کے بارے میں لکھا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے اور معاویہ کے درمیان ایک عہد و پیمان ہے (میرے لیے) مدت ختم ہونے سے پہلے اسے توڑنا جائز نہیں البتہ معاویہ کے مرنے کے بعد اس میں غور و فکر کیا جا سکتا ہے تو جب معاویہ مرا اور یہ نصف رجب ۶۰ھ ہجری کی بات ہے تو یزید نے معاویہ کی طرف سے مدینہ میں معین حاکم ولید بن عتبہ بن ابو سفیان کو خط لکھا کہ وہ حسین علیہ السلام سے یزید کی بیعت لے اور اس میں ان کو مہلت نہ دے۔

ولید نے رات کے وقت کسی کو بھیج کر امام حسین علیہ السلام کو بلایا۔ آپ اس کی نیت و مقصد کو بھانپ گئے لہٰذا آپ نے اپنے عزیزوں کی جماعت کو بلایا اور انہیں مسلح ہونے کا حکم دیا اور فرمایا۔

ولید نے مجھے اس وقت بلایا ہے۔ لیکن میں اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں ہو سکتا ہے کہ مجھے کوئی ایسی بات کہے جسے میں قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوں تم میرے ساتھ رہو۔ جب میں اس کے دربار میں داخل ہوں تو تم دروازہ پر بیٹھ جانا۔ پس اگر

امام حسن نے حضرت امیر معاویہ کی بیعت کو لوگوں کے کہنے پر بھی نہیں توڑا

Imam Hasan Ny Hazrat Ameer Moaviya ki Baiyat ko Logon k Israr Per Bhi Baiyat Ko Nahi Toda

SHIA KITAB

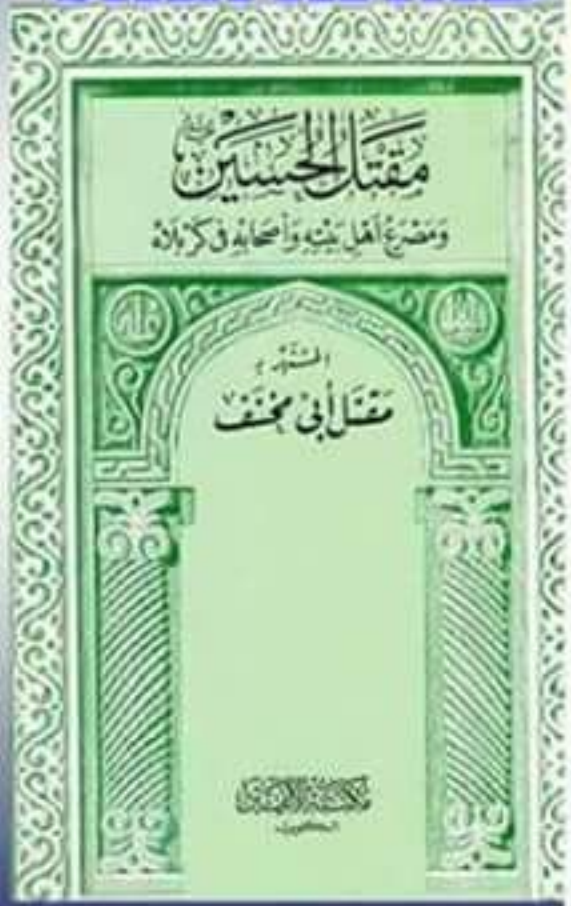

بسم الله الرحمن الرحيم

المقدمة

قال ابو مخنف حدثنا ابو المنذر هشام عن محمد بن سائب الكلبي قال حدثنا عبد الرحمن بن جندب الأزدي عن ابيه قال دخلت انا وسليمان بن صرد الخزاعي والمسيب بن نجبة وسعيد بن عبد الله الحنفي على الحسن بن علي بن ابي طالب (عليه السلام) وسلمنا عليه فرد علينا السلام وذلك حين صالح معاوية بن ابي سفيان وهو يومئذ بالكوفة فتقدم سليمان الى الامام (عليه السلام) وقال :

يا بن بنت رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) انا متعجبون من بيعتك لمعاوية ومعك اربعون الف مقاتل من اهل الكوفة كلهم يأخذون العطايا

ومثلهم من ابنائهم سوى انصارك من اهل البصرة واهل الحجاز ولم تأخذ لنفسك ثقة في العهد ولا حظاً في العطية فلو كنت انا لما فعلت ذلك وكنت كتبت كتاباً عليه واشهدت شهوداً من اهل المشرق والمغرب بأن هذا الأمر لك من بعده ولكنك رضيت بذلك اعطاك القليل واخذ الكثير .

قال الامام عليه السلام : ما كنت بالذي اشرط شرطاً فانقضه ولا أعاهد عهداً فارجع فيه مذموماً واما اذا جمع الله كلمتنا واعطانا امنيتنا فما أنفذ الا امراً وانتم شيعتنا وانصارنا واهل مودتنا ومن يعرف بالنصيحة لنا والاشفاق علينا والاستقامة والصحة ولو كنت ممن يعمل الأمر للدنيا وسلطانها ما كان معاوية اشد مني بأساً ولا اصعب مني مراساً ولكني رأيت ما لم تروا وأشهد الله اني لم ارد بذلك الا حقن دمائكم واصلاح شأنكم فارضوا بقضاء الله وسلموا اليه الأمر والزموا بيوتكم ولعمري انكم انصارنا ومحبونا ولقد سمعت ابي امير المؤمنين (عليه السلام) يقول : قال رسول الله (صلى الله عليه وآله وسلم) من احب قوماً

Fikr-e-Raza

سلیمان بن صرد الخزاعي نے حضرت حسنؓ سے کہا کہ آپ نے معاویہؓ کی بیعت کرلی حالانکہ آپ کے ساتھ چالیس ہزار لڑنے والے کوفی تھے بصرہ کے اسکے علاوہ تھے

کتاب الرافضۃ بحار الانوار للمجلسی الجز ۴۴ الصفحہ ۳۰۷

من أصحابي وروي أنه ﷺ قال: يا أهل العراق إنما سخى عليكم بنفسي ثلاث: قتلكم أبي، وطعنكم إياي، وانتهابكم متاعي.

ودخل الحسين ﷺ على أخيه باكياً ثم خرج ضاحكاً فقال له مواليه: ما هذا؟ قال: العجب من دخولي على إمام أريد أن أعلمه، فقلت: ماذا دعاك إلى تسليم الخلافة؟ فقال: الذي دعا أباك فيما تقدم، قال: فطلب معاوية البيعة من الحسين ﷺ فقال الحسن: يا معاوية لا تكرهه فإنه لا يبايع أبداً أو يقتل ولن يقتل حتى يقتل أهل بيته، ولن يقتل أهل بيته حتى يقتل أهل الشام.

وقال المسيّب بن نجبة الفزاريّ وسليمان بن صرد الخزاعيّ للحسن بن عليّ ﷺ: ما ينقضي تعجّبنا منك، بايعت معاوية ومعك أربعون ألف مقاتل من الكوفة سوى أهل البصرة والحجاز فقال الحسن ﷺ: قد كان ذلك، فما ترى الآن فقال: والله أرى أن ترجع لأنه نقض العهد، فقال: يا مسيّب إنّ الغدر لا خير فيه ولو أردت لما فعلت.

وقال حجر بن عديّ: أما والله لوددت أنك متّ في ذلك اليوم ومتنا معك ولم نر هذا اليوم، فإنّا رجعنا راغمين بما كرهنا، ورجعوا مسرورين بما أحبّوا.

فلمّا خلا به الحسن ﷺ قال: يا حجر قد سمعت كلامك في مجلس معاوية، وليس كلّ إنسان يحبّ ما تحبّ، ولا رأيه كرأيك، وإنّي لم أفعل ما فعلت إلاّ إبقاء عليكم، والله تعالى كلّ يوم هو في شأن، وأنشأ ﷺ لمّا اضطرّ إلى البيعة:

أحامل أقواماً حياء ولا أرى ... قلوبهم تغلي عليّ مراضها

وله ﷺ:

لئن ساءني دهر عزمت تصبّراً ... وكلُّ بلاء لا يدوم يسير

وإن سرّني لم أبتهج بسروره ... وكلُّ سرور لا يدوم حقير[1]

إيضاح: قوله ﷺ «استر من الضنين» الضنين البخيل أي استر جنبك ممّن يبخل بدينه منك، بأن لا يظهر لك دينه، أو لا يوافقك في الدين، على وجه لا يضرُّ بدينك بأن يكون على وجه المداهنة، ويقال: «ليس له فيه غميزة» أي مطعن وأسدى وأولى وأعطى بمعنى، قوله «بما تدعى» أي أوف جزاء تلك الكرامة إيفاء تصير به معروفاً بعد مونتك، بأنك كنت وافياً.

قوله «إن كان للمال نائياً» أي بعيداً عن المال فقيراً وفلان يتلدّد أي يلتفت يميناً وشمالاً ورجلٌ ألدُّ بيّن اللدد، وهو شديد الخصومة، والواجم الذي اشتدّ حزنه وأمسك عن الكلام.

قوله ﷺ: «إنما سخى عليكم» أي جعلني سخيّاً في تركككم قال الجوهريّ: سخت نفسه

(١) مناقب ابن شهرآشوب، ج ٤ ص ٣٣.

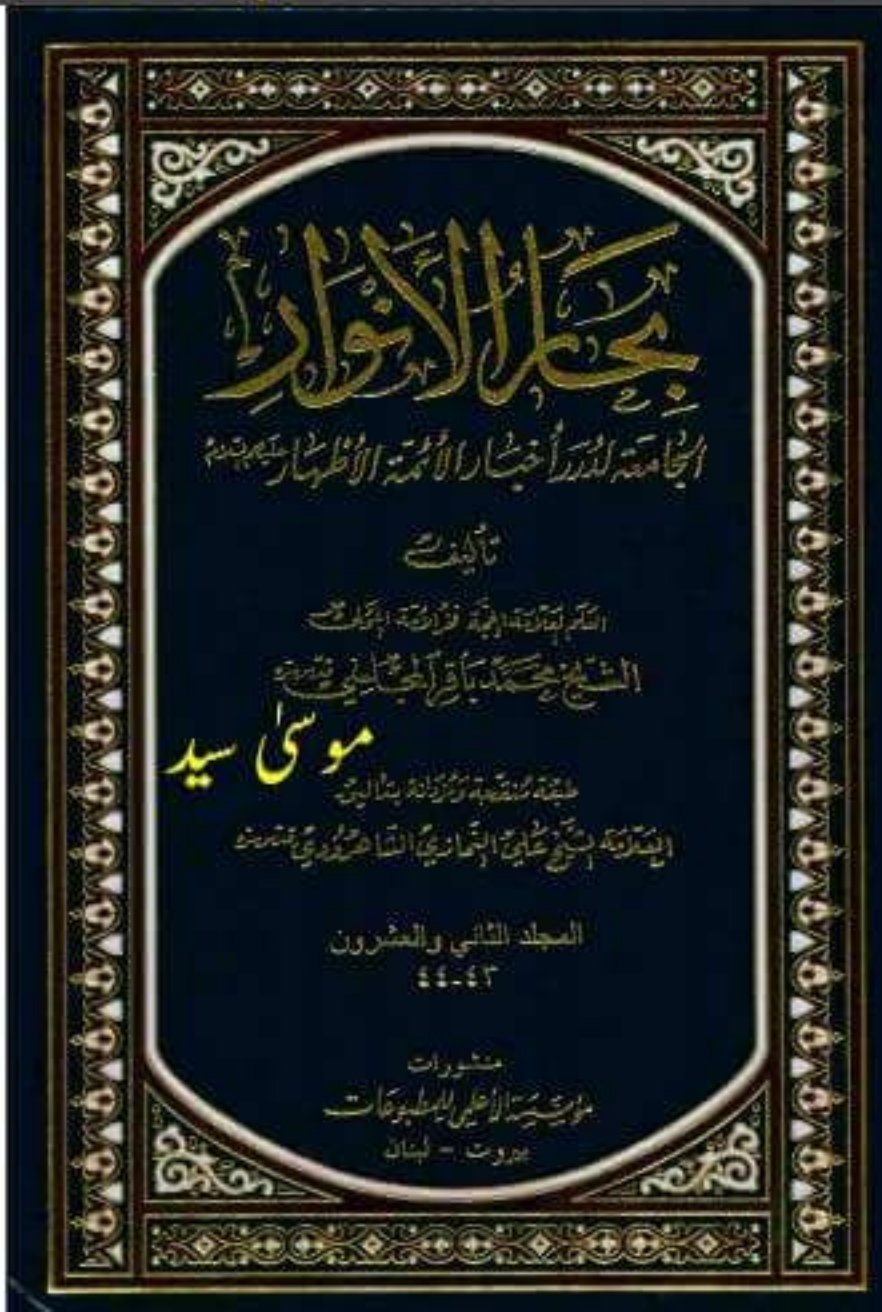

سیدنا معاویہ کی بیعت سیدنا حسن اور حسین دونوں نے کی تھی

ائمہ معصومین تو سیدنا معاویہ کو امام مان لیں اور شیعہ گالیاں دے؟

بیعتِ یزید سے انکار

اور مدینہ منوّرہ سے خروج

حضرت امام حسین علیہ السلام کا لوگوں کو اپنی طرف پکارنا جہاد کرنے کے لیے ان سے بیعت لینا آپ کا خروج فرمانا اور شہادت اس سلسلہ میں کچھ وہ مختصر حالات ہیں جنہیں کلبی، مدائنی اور دوسرے مورخین نے نقل کیا ہے وہ کہتے ہیں۔

جب امام حسن علیہ السلام فوت ہو گئے تو عراق کے شیعہ اٹھ کھڑے ہوئے اور انہوں نے امام حسین علیہ السلام کو اپنی معاویہ کی بیعت توڑ دیتے اور آپ کی بیعت کرنے کے بارے میں لکھا۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے فرمایا۔

میرے اور معاویہ کے درمیان ایک عہد و پیمان ہے (میرے لیے) مدت ختم ہونے سے پہلے اسے توڑنا جائز نہیں البتہ

معاویہ کے مرنے کے بعد اس میں غور و فکر کیا جا سکتا ہے تو جب معاویہ مرا اور یہ نصف رجب ۶۰ھ ہجری کی بات ہے تو یزید نے معاویہ کی طرف سے مدینہ میں معین حاکم ولید بن عتبہ بن ابو سفیان کو خط لکھا کہ وہ حسین علیہ السلام سے یزید کی بیعت لے اور اس میں ان کو مہلت نہ دے۔

ولید نے رات کے وقت کسی کو بھیج کر امام حسین علیہ السلام کو بلایا۔ آپ اس کی نیت و مقصد کو بھانپ گئے لہذا آپ نے اپنے عزیزوں کی جماعت کو بلایا اور انہیں مسلح ہونے کا حکم دیا اور فرمایا۔

ولید نے مجھے اس وقت بلایا ہے۔ لیکن میں اس کی طرف سے مطمئن نہیں ہوں ہو سکتا ہے کہ مجھے کوئی ایسی بات کہے جسے میں قبول کرنے کے لیے تیار نہ ہوں تم میرے ساتھ رہو۔ جب میں اس کے دربار میں داخل ہوں تو تم دروازہ پر بیٹھ جانا۔ پس اگر میری آواز کو بلند ہوتے سنو تو اندر آ جانا اور اس سے میرا دفاع کرنا۔

حضرت امام حسین علیہ السلام ولید کے پاس گئے،

تو آپ نے اس کے پاس مروان کو پایا ولید نے آپ کو معاویہ کی موت کی خبر سنائی تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ پڑھا۔ پھر اس نے آپ کے سامنے یزید کا خط اور جو کچھ اس میں آپ سے یزید کے لیے بیعت لینے کے لیے تھا پڑھا تو آپ نے فرمایا۔

میں نہیں سمجھتا کہ تم مجھ سے تنہائی میں یزید کی بیعت کرنے پر قناعت کرو (یعنی بالفرض اگر میں یہاں یزید کی بیعت کر لوں تو اس کی تو تم کافی نہیں سمجھو گے) جب تک علی الاعلان میں اس کی بیعت نہ کروں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو۔

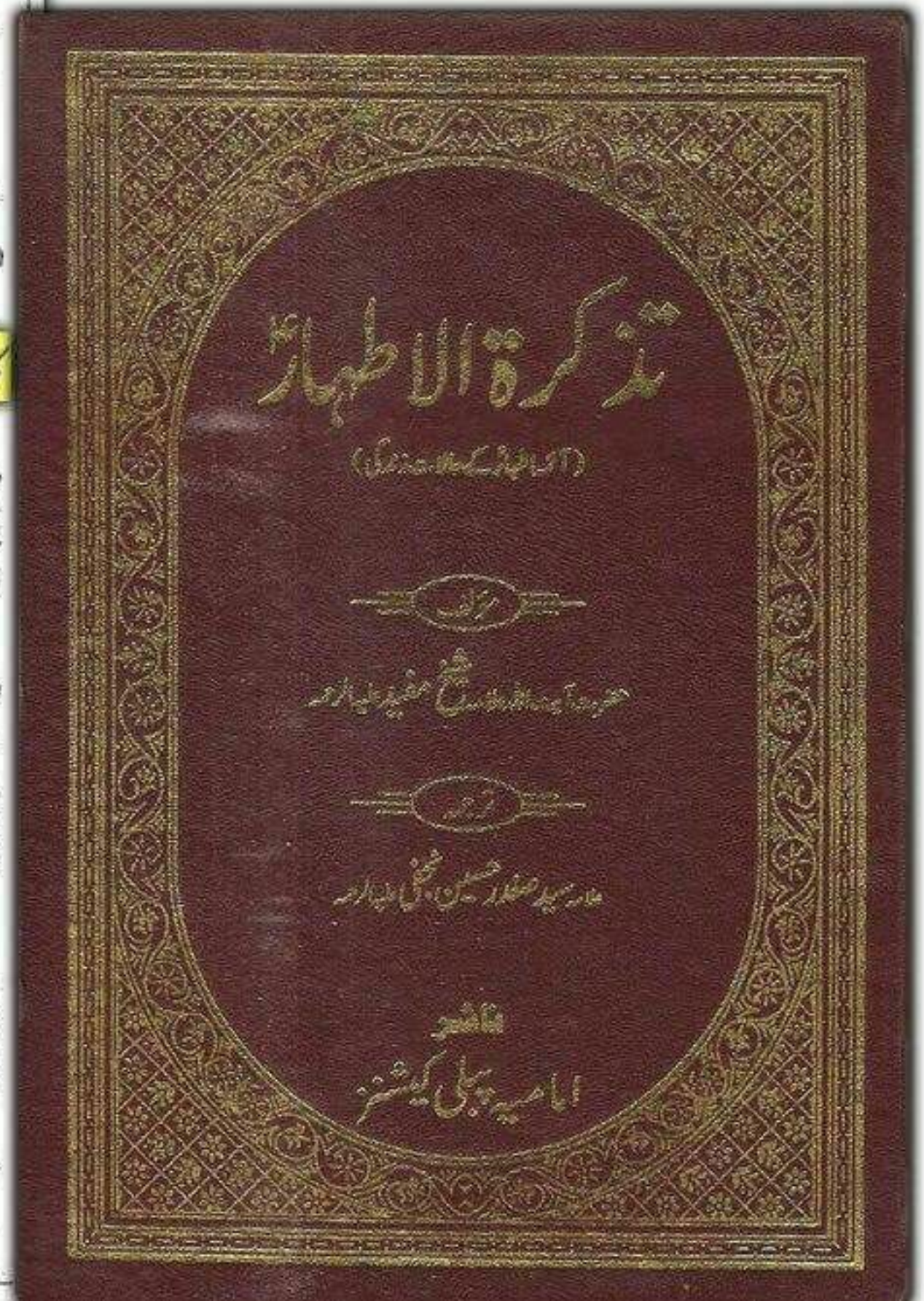

امام حسن رضی اللہ عنہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی بیعت کو دنیا و مافیہا سے افضل فرمایا

Imam Hasan Ny Hazrat Ameer Moaviya Baiyat Ko Duniya Wa Maafiya Se Afzal farmaya

SHIA KI MASHOOR KITAB KEHTI HAI KI HAZRAT IMAM HASAN NE HAZRAT AMEER MOAVIYA KI BAIYAT KI AUR UNKI BAIYAT KO DUNIYA WA MAAFIYA SE AFZAL FARMAYA

Ehtejaj Tabrasi VOL2 PAGE 8

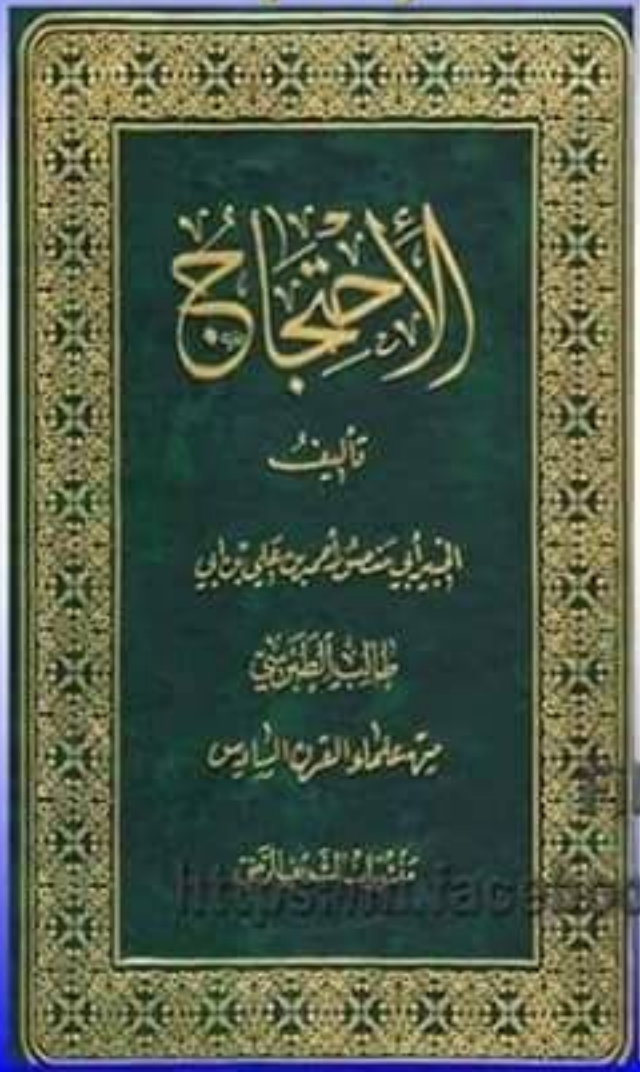

الاحتجاج / ج٢ ..... ٨

الله النبي في سعة حين فر من قومه لما لم يجد أعواناً عليهم، كذلك أنا وأبي في سعة من الله حين تركنا الأمة وبايعت غيرنا ولم نجد أعواناً، وإنما هي السنن والأمثال يتبع بعضها بعضاً.

أيها الناس إنكم لو التمستم فيما بين المشرق والمغرب لم تجدوا رجلاً من ولد النبي غيري وغير أخي».

وعن حنان بن سدير[1] عن أبيه سدير[2] عن أبيه[3] عن أبي سعيد عقيصا[4] قال: لما صالح الحسن بن علي بن أبي طالب معاوية بن أبي سفيان دخل عليه الناس فلامه بعضهم على بيعته، فقال له: «ويحكم ما تدرون ما عملت، والله الذي عملت لشيعتي خير مما طلعت عليه الشمس أو غربت، ألا تعلمون أني إمامكم، ومفترض الطاعة عليكم، وأحد سيدي شباب أهل الجنة بنص من رسول الله عليّ؟

قالوا: بلى.

قال: «فأما علمتم أن الخضر لما خرق السفينة، وأقام الجدار، وقتل الغلام، كان ذلك سخطاً لموسى بن عمران لما خفي عليه وجه الحكمة في ذلك، وكان ذلك عند الله تعالى ذكره حكمة وصواباً؟ أما علمتم أنه ما منا أحد إلا ويقع في عنقه بيعة لطاغية زمانه إلا القائم الذي يصلي خلفه روح الله عيسى بن مريم، فإن الله يخفي ولادته ويغيب شخصه لئلا يكون لأحد في عنقه بيعة إذا خرج، ذاك التاسع من ولد أخي الحسين، ابن سيدة الإماء، يطيل الله عمره في غيبته، ثم

---

[1] ذكره النجاشي في رجاله ص١٩ قال: «حماد بن سدير بن حكيم بن صهيب أبو الفضل الصيرفي الكوفي، روى عن أبي عبد الله وأبي الحسن عليهما السلام له كتاب في صفة الحكام وآدابه وذكره الشيخ في أصحاب الكاظم عليه السلام في رجاله ص٣٤٦ قال: «حماد بن سدير الصيرفي الكوفي» وفي الفهرست قال: «له كتاب يرويه جماعة عنه» وذكره في رجال النجاشي ص٩٦ «حماد بن سدير الكوفي، أخو أبي عبد الله وأبو يعلى الماجد

[2] ذكره العلامة في القسم الأول من الخلاصة ص٨٥ والشيخ في رجاله ص٢٠٩ وفي أصحاب الصادق عليه السلام ص١٢٦ من أصحاب الباقر عليه السلام ص١١٩ من أصحاب السجاد عليه السلام وقال: «سدير بن حكيم أبو الفضل الصيرفي» وذكره النجاشي في رجاله ص١٩٠ قال: «سدير بن حكيم بن صهيب أبو الفضل الصيرفي الكوفي، روى عن أبي عبد الله وأبي الحسن عليهما السلام له كتاب في صفة الحكام وآدابه وذكره الشيخ في أصحاب الكاظم عليه السلام في رجاله ص٣٤٦ قال: «سدير بن حكيم الصيرفي الكوفي» وفي الفهرست قال: «له كتاب يرويه جماعة عنه» وذكره في رجال النجاشي ص٩٦ «سدير بن حكيم الكوفي، أخو أبي عبد الله وأبو يعلى الماجد

[3] ذكره العلامة في القسم الأول من خلاصته ص١٣٣ في أولاد علي عليه السلام قال: «وأبو سعيد عقيصا، بضم العين المهملة، والقاف قيل اسمه الحسن بضم الحاء المهملة وفتح الصاد المهملة وتشديد الواو بعد الألف، من بني تيم الله من ولد طلحة وذكره الشيخ في رجاله ص١٠٤ في أصحاب علي عليه السلام وقال: «سيار بالياء المثناة تحت وبعد الألف سينان مهملتان بينهما ياء مثناة تحت ساكنة، وبعد الألف راء مكسورة ثم ياء مثناة تحت ساكنة أخرى» وذكره في أصحاب الحسن عليه السلام

Fikr-e-Raza
https://www.facebook.com/Fikr.E.Raza.Page

امیر معاویہؓ شیعہ سے بہتر ہیں۔۔۔ حضرت حسنؓ

کیوں کہ لوگ حیران و پریشان ہیں؟

امام حسنؑ نے فرمایا: معاویہ میرے لئے ان لوگوں سے بہتر ہے وہ لوگ اپنے کو میرا شیعہ و پیرو مانتے ہیں حالانکہ میرے قتل پر کمربستہ ہیں اور میرے اموال و سامان کو تاراج کر رہے ہیں، خدا قسم اگر میں معاویہ سے اپنے خون کی حفاظت اور اپنے خاندان کی امان کا عہد و پیمان کرلوں تو میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ یہ ظاہری شیعہ میرے خون کو بہائیں اور میرے اہل بیت اور میرے بعض تابعین تباہ و برباد ہوں، خدا قسم! اگر میں معاویہ سے جنگ کروں تو یہی لوگ مجھے گرفتار کر کے اس کے سپرد کر دیں گے۔

خدا قسم! اگر میں عزت و آبرو کے ساتھ اس سے صلح و مصالحت کرلوں تو میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ وہ مجھ کو اسیر کر کے قتل کر دے یا میرے اوپر منت احسان رکھ دے جو ہمیشہ کے لئے بنی ہاشم کا ننگ و عار ہو جائے اور معاویہ اور اس کی نسل ہمیشہ ہمارے زندہ و مردہ پر احسان جتاتی رہے۔

زید: میں نے عرض کیا: فرزند رسول خدا!!

کیا آپ اپنے شیعوں کو بغیر چرواہے کے گلہ کی طرح چھوڑ دینا چاہتے ہیں؟

امام حسنؑ: اے برادر جانی! کیا کروں؟ خدا قسم! میں اس بات سے باخبر ہوں جو اس کے بانی اعتماد شخص سے مجھ تک پہنچی ہے، ایک دن امیر المومنینؑ نے مجھ کو خوشحال دیکھ کر فرمایا: اے حسنؑ! تم خوش ہو؟ اس وقت کیا حال ہوگا جب اپنے باپ کو مقتول دیکھو گے؟ یا بنی امیہ کو حکومت پر دیکھو گے؟ اور ان کا امیر وہ شخص ہوگا جو بہت زیادہ کھانے والا ہوگا، کبھی شکم سیر نہیں ہوگا اور اس حال میں مرے گا کہ نہ زمین میں اس کا کوئی مددگار ہوگا نہ آسمان میں۔ بدعت و گمراہی کے راستہ پر چلے گا حق و حقانیت اور سنت رسول اکرم ﷺ کو نابود کرے گا تمام اموال اپنے طرفداروں میں تقسیم کریگا اور مستحقین سے روکے گا اس کی حکومت میں اہل ایمان ذلیل و خوار اور فاسق قدرتمند و طاقتور ہوں گے، مال و ثروت اپنے دوستوں میں پھرائے گا اور خدا کے بندوں کو غلام بنائے گا اس کی زمانہ حکومت میں حق و حقانیت پوشیدہ رہے گی اور باطل ظاہر رہے گا اور صالحین پر لعنت ہوگی اور جو بھی حق کے لئے اس کی مخالفت کریگا اسے قتل کر دیگا اور اپنے طرفداروں کی باطل پر حمایت و تائید کرے گا۔

اسی طرح رہیگا یہاں تک کہ خداوند عالم آخری زمانہ اور سخت و دشوار وقت اور اکثر لوگوں کے جہل کے ہنگام میں ایک ایسے شخص کو بھیجے گا جس کی اپنے فرشتوں کے ذریعہ تائید کرے گا اور ان کے انصار کے توسط حفاظت کرے

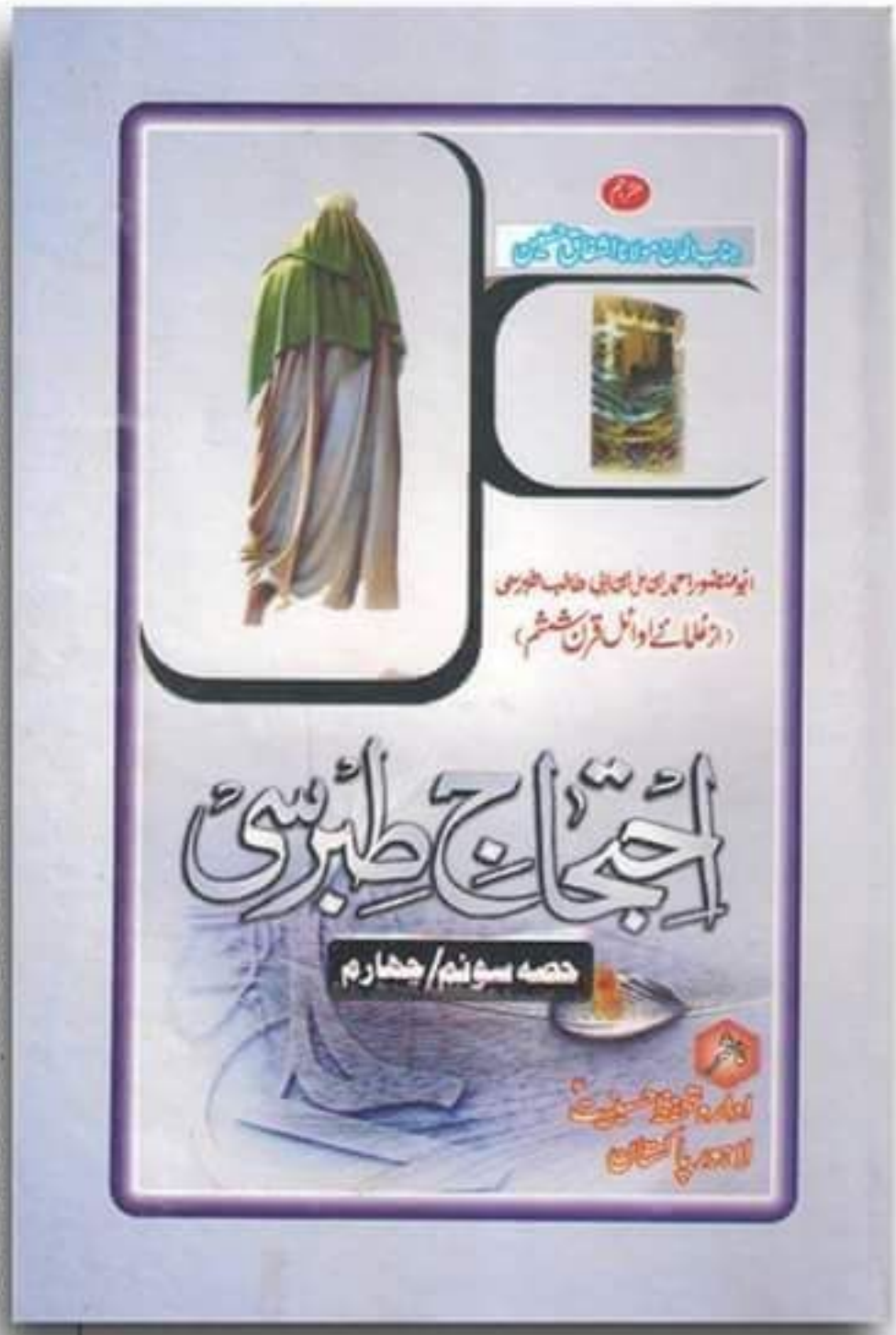

روافض کہتے ہیں خلافت امر ربی ہے لیکن یہ سیدنا علی رضہ کیا کہہ رہے ہیں

شیعہ روافض کہتے ہیں سیدنا علی رضہ خلیفۃ بلا فضل تھے لیکن سیدنا علی رضہ کیا کہہ رھے ہیں میری خلافت لوگوں کی خواہش تھی اور مجھے لوگوں نے خلیفہ منتخب کیا ورنہ میں خلافت کی کوئی خواہش نا رکھتا تھا:
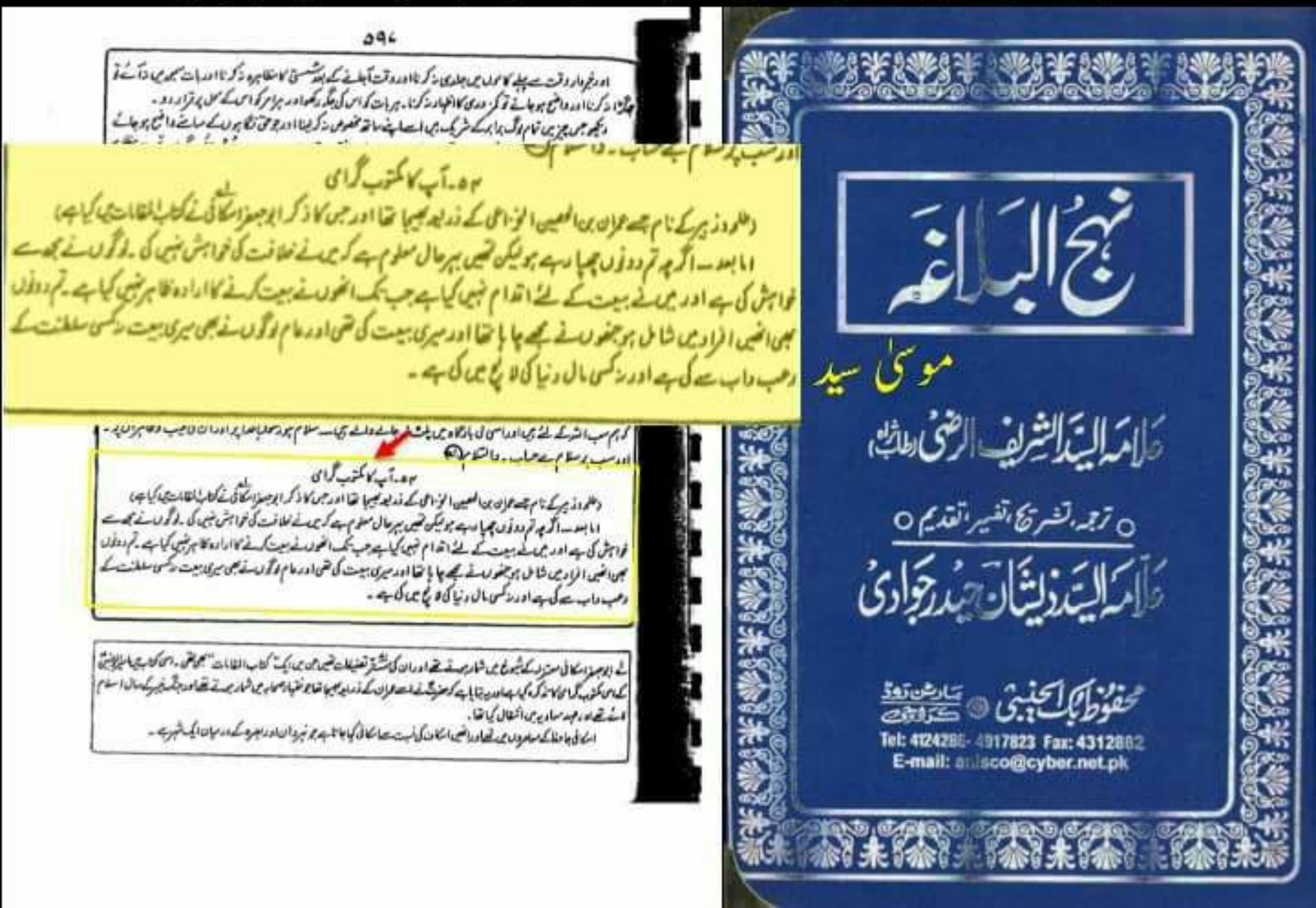
نیز سیدنا علی کو خلیفہ لوگوں نے بنایا تھا اب شیعوں کا خلیفۃ بلا فضل والا عقیدہ کہاں گیا